36863-مدینہ منورہ کے زائرین کے لیے اسلامی راہنمائی

سوال

میں کچھ بھائیوں کوجانتاہوں جواس برس حج کرنے کے بعدمدینہ النبویہ کی زیارت کریں گے اوروہ آپ سے نصیحت اور توجیھات چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہرمدینہ آنے والو، تمہاراآنا مبارک تم بہت اچھی جگہ آئے ہواوربہت اچھی غنیمت حاصل کررہے ہو، اورمدینہ طیبہ میں آپ کا رہنا اچھارہے ، اوراللہ تعالی تمہارے اعمال صالحہ قبول فرمائے ، اوراللہ تعالی تمہاری اچھی امیدیں پوری کرے ، تم دارھجرت اور نبی مصطفی و مختار کے نصرت ومددوالے اورمھاجراور مختار صحابہ کرام کے شہر میں آئے ہوتمہاراآنا مبارک ہو۔

مسجدرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی زیارت کرنے والے کے لیے یہ چندایک نصیحت وتوجیھات ہیں :

1-طابہ میں آنے والو، تم مکہ مکرمہ کے بعدافضل ترین اوراشرف المکان اور ٹکڑے میں ہو، لھذااس کے حق کی پہچان کرلواوراس کی حقیقی قدربھی کرو، اوراس کی حرمت وتقدیس کا خیال رکھو، اوراس میں ادب واحترام اختیارکرو ، اوریہ جان لوکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس میں بدعت ایجادکرنے والے کے لیے بہت شدیدعذاب کی وعیدسنائی ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مدینہ حرم ہے ، لھذا جس نے بھی اس میں کوئی بدعت ایجادکی یا پھرکسی بدعتی کواپنے ہاں پناہ دی اس پراللہ تعالی اورفرشتوں اورسب لوگوں کی لعنت ہو، روزقیامت اللہ تعالی اس کا کوئی فرضی اورنفلی عمل قبول نہیں فرمائے گا) صحیح بخاری حدیث نمبر(1867) صحیح مسلم حدیث نمبر(1370) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں ۔

لھذاجوبھی مدینہ میں کوئی گناہ کرتا ہے یا پھرکسی گناہ کرنے والے کواپنے ہاں پناہ دے اوراس کی مددونصرت کرے تواس نے اپنے آپ کوعذاب مھین اورالہ العالمین کے غضب سے دوچارکیا۔

اورسب سے بڑی بدعت اورگناہ یہ ہے کہ مدینہ کی صاف شفاف ماحول کوبدعات اور نئے نئے کاموں کے اظہارسے پراگندہ کرنا ، اورخرافات وغلط چیزوں کے ساتھ اس سے لڑنا ، اورمدینہ کی پاک صاف اورمقدس سرزمین کوبدعتی مضامین اورمقالہ جات ، اورشرکیہ کتب نشرکرکے پراگندہ کرنا ، اور مختلف قسم کی منکرات اورحرام اشیاء اورشرعی مخالفتیں پھیلانا ہی سب سے بڑی منکرچیز ہے ، بدعتی اوربدعتی کوپناہ دینے اوراس کی مددکرنے والاگناہ میں برابرہیں ان میں کوئی فرق نہیں ۔

2-مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سنتوں میں سے ایک سنت ہے ، نہ کہ واجبات میں سے ایک واجب ، اوراس کا حج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اورنہ ہی یہ حج کو مکمل کرنے والی اشیاء میں شامل ہے ، حج اورزیارت مسجد نبوی ، یاحج اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرکے مابین تعلق کے سلسلہ میں جتنی بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی ضعیف اورموضوع ہیں ۔

اور جو کوئی بھی مدینہ کی طرف مسجد نبوی کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنے کے لیے سفر کا قصد کرتا ہے تو اس کا یہ قصد اچھا اور خالص اور اس کی کوشش مشکور ہے، اور جو کوئی اپنے سفر اور قصد کو صرف قبروں کی زیارت اور قبروں والوں سے استغاثہ اور مدد مانگنا بنائے تو اس کا یہ قصد ممنوع ہے اور یہ سفر جائز نہیں اور اس کا یہ فعل بھی برائی میں شامل ہے۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین مساجد : مسجد حرام، اور میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی کے علاوہ کسی اور جگہ کی زیارت کا قصد کرنا جائز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (1189) صحیح مسلم حدیث نمبر (1397)۔

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ سب سے بہتر جن کی طرف سواریاں چلائی جاسکتی ہیں وہ میری یہ مسجد اور اللہ کا قدیم گھر بیت اللہ ہے) مسند احمد (350/3) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (1648) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

3- علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کی ادائیگی کا اجر و ثواب کئی گنا حاصل ہوتا ہے چاہے نماز فرضی ہو یا نفلی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میری اس مسجد میں نماز کی ادائیگی مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نماز کی ادائیگی سے بہتر ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1190) صحیح مسلم حدیث نمبر (1394)۔

لیکن نفلی نماز مسجد کی بجائے گھر میں افضل اور بہتر ہے اگرچہ مسجد میں کئی گنا زیادہ بھی ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ آدمی کی سب سے افضل نماز آدمی کی اپنے گھر میں نماز ہے لیکن فرضی نماز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (731) صحیح مسلم حدیث نمبر (781)۔

4- اس عظیم الشان مسجد کے زائر محترم آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ مسجد کے کسی بھی حصہ مثلا ستونوں، دیواروں، دراوزوں، محراب اور منبر کو چھونے اور بوسہ لے کر تبرک حاصل کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح حجرہ نبویہ کو بھی چھونا اور اس کا بوسہ لینا اور طواف کرنا جائز نہیں، لھذہ جو کوئی بھی یہ کام کرے اس پر اس کام سے توبہ کرنی اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عھد کرنا واجب ہے۔

5- مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کے لیے ریاض الجنۃ میں دو رکعت یا جتنی وہ چاہے نماز ادا کرنا مشروع ہے کیونکہ یہاں نماز کی ادائیگی کی فضیلت ثابت ہے :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1196) صحیح مسلم حدیث نمبر (1391)۔

یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی کے ساتھ آتا اور وہ مصحف والے ستون کے پاس یعنی روضہ شریف میں آکر نماز ادا کرتے، تو میں نے انہیں کہا اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس ضرور نماز ادا کرتے ہیں! تو وہ فرمانے لگے :

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی یہاں خاص کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (502) صحیح مسلم حدیث نمبر (509)۔

لیکن یہ یادرکھیں کہ ریاض الجنۃ میں نمازادا کرنے کی حرص کی بنا پر لوگوں کو تکلیف دینا یا پھر کمزوراور ضعیف لوگوں کو دھکے دینا یا لوگوں کی گردنیں پھلانگنا جائز نہیں ہوجاتا ۔

6-مدینہ النبویہ کی زیارت کرنے اوروہاں کے رہائشی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء وپیروی اوراتباع کرتے ہوئے عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کے لیے مسجد قباء جاکر نمازادا کرنی مشروع ہے ۔

سھل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جوکوئی بھی نکل کراس مسجد(یعنی مسجد قباء)آتااورنمازادا کرتا ہے اسے عمرہ کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے)اسے امام احمد نے مسند احمد(487/3)میں اورامام نسائی نے سنن نسائی (699)میں روایت کیا ہے ، اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب(1180-1181)میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اورسنن ابن ماجہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی اپنے گھر سے وضوء کیا اورپھر مسجد قباء آکر نمازادا کی اسے عمرہ کے برابر اجروثواب حاصل ہوتا ہے)سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(1412)۔

اور صحیحین میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہوکر مسجد قباء جایا کرتے اوروہاں دورکعت ادا کیا کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر(1191) صحیح مسلم حدیث نمبر(1399)۔

7-اے زائر مکرم ، مدینہ شریف کی ان دومساجد مسجد نبوی اور مسجد قباء کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کرنا مشروع نہیں ہے ، اورنہ ہی زیارت کرنے والے یا کسی اور شخص کے لیے یہ مشروع ہے کہ وہ کسی خاص جگہ جانے کا قصد کرے اوراس میں خیروبھلائی اوروہاں جاکر عبادت کرنے کا مقصد رکھے ، جس کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی اورنہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے عمل سے ثابت ہو۔

اورنہ ہی یہ مشروع ہے کہ ایسی جگہیں یا مساجد تلاش کی جائیں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نمازادا کی ہوتا کہ وہاں نمازادا کرے یا دعاء وغیرہ کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو، اورایسا کرنے اوروہاں جانے کا حکم بھی نہیں ہے :

معرور بن سوید رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ : ہم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نکلے توہمارے راستے میں ایک مسجد آئی تولوگوں نے اس کی جانب جلدی بڑھ کر نماز پڑھنا شروع کردی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

انہیں کیا ہوا؟ تولوگوں نے جواب دیا اس مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازادا کی تھی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

اے لوگو یقینا تم سے پہلے لوگ بھی اس طرح کی اتباع کرتے ہوئے ہلاک ہوئے حتی کہ انہوں نے اسے عبادت گاہ بنالیا، لھذا جسے اس میں نماز پیش آجائے (یعنی فرضی نماز کا وقت ہوجائے)وہ ادا کرے اورجس کے لیے نماز نہ آئے وہ چلتا رہے) ۔ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ (7550)میں روایت کیا ہے ۔

اورجب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس جاتے ہیں جس کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہوئی تھی توانہوں نے اسے کاٹنے کا حکم دیا تواسے کاٹ دیا گیا ۔ اسے بھی ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت کیا ہے دیکھیں حدیث نمبر(7545)۔

8-مسجد نبوی شریف کے زائرین کرام میں سے صرف مردوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے دونوں صحابہ ابوبکراور عمرفاروق رضی اللہ تعالی عنہما قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے تاکہ سلام پڑھیں اوران کے لیے دعا کریں، لیکن علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا جائزنہیں ہے جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پرلعنت فرمائی ہے ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر(3236) سنن ترمذي حدیث نمبر(320) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(1575) ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اصلاح المساجد میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پرلعنت فرمائی ہے ۔

سنن ترمذی حدیث نمبر(1056) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے ، اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد(2/337) میں اورابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ(1574) میں روایت کیا ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی(843) اورمشکاۃ المصابیح(1770) میں اسے حسن کہا ہے ۔

اورزیارت کا طریقہ یہ ہے کہ زیارت کرنے والا شخص قبرشریف کے پاس آئے اورقبرکی جانب رخ کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کہے : السلام علیک یارسول اللہ، پھران کی دائیں جانب تقریبا دوفٹ آگے بڑھ کرابوبکررضی اللہ تعالی عنہ پربھی سلام کہتے ہوئے اسلام علیک یاابابکر کہے ، اورپھران کی دائیں جانب تقریبا دوفٹ آگے بڑھے اور عمرفاروق رضی اللہ تعالی عنہ پرسلام پڑھے اورالسلام علیک یاعمر کہے ۔

9-مدینہ شریف کے مردزائرین کے لیے بقیع قبرستان اورشہدائے احد کی قبروں کی زیارت کرنا بھی مشروع ہے وہ وہاں جاکرانہیں سلام کرے اوران کے لیے دعائے مغفرت کرے ۔

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ قبرستان جایا کرتے تھے تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قبرستان جانے کی مندرجہ ذیل دعا سکھایا کرتے تھے کہ وہ وہاں جاکریہ دعا پڑھا کریں :

(السلام علیکم أہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ، وإنا إن شاء اللہ بکم لاحقون ، نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ) اے اس گھر والے مومنوں اور مسلمانو! تم پرسلامتی ہو، اورہم ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں، ہم اپنے اورتمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں ۔ دیکھیں : صحیح مسلم حدیث نمبر(974-975)۔

10-قبروں کی زیارت کے بہت ہی دوعظیم مقصد ہیں اورانہیں مقاصد کے لیے اسے مشروع کیا گیا ہے :

پہلا مقصد : زائراس سے عبرت اورنصیحت حاصل کرے ۔

دوسرا مقصد : جن قبروالوں کی زیارت کی جارہی ہے ان کے لیے دعائے استغفاراوران کی رحم کی دعا کرنا ۔

قبروں کی زیارت کے جوازمیں شرط یہ ہے کہ غلط اورقبیح قسم کی گفتگو نہ کی جائے جس میں سب سے شرکیہ یاکفریہ کلمات وگفتگو ہیں :

بریدہ رضی اللہ تعالی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع فرمایا تھا، توجوکوئی بھی قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ زیارت کرلیا کرے لیکن غلط اورقبیح قسم کی گفتگو نہ کیا کرو) سنن نسائی حدیث نمبر(2033) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر(886) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے (اورغلط وقبیح گفتگونہ کیا کرو) کے الفاظ کے بغیر روایت کیا ہے دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (977) ۔

لھذاان اوراس کے علاوہ دوسری قبروں کا طواف کرنا جائز نہیں اورنہ ہی ان کی جانب منہ کرکے اورنہ ہی قبروں کے مابین نمازادا کرنا جائز ہے ، اوراسی طرح قبر کے پاس قرآن مجید کی تلاوت یا دعاء وغیرہ جیسی عبادت کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ سب کچھ اللہ مالک الملک جوافلاک اورسب املاک کا رب ہے کے ساتھ شرک کے وسائل اورانہیں مساجد کا درجہ دینے میں سے ہے اگرچہ ان پر مسجد نہ بھی تعمیر کی جائے ۔

عائشہ اورعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھم بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوموت نے آگھیرا توآپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انورپرکپڑاڈالنے لگے اورجب انہیں گھٹن محسوس ہوئی توآپ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اوراسی حالت میں فرمانے لگے :

(اللہ تعالی یھودیوں اورعیسائیوں پرلعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کومسجدیں بنالیا تھا) وہ اس چیز سے ڈرارہے تھے جس انہوں نے ارتکاب کیا تھا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (436) صحیح مسلم حدیث نمبر (529) ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(یقینالوگوں میں سب سے برے اورشریروہ لوگ ہیں جنہیں زندگی کی حالت میں ہی قیامت آدبوچے گی اوروہ لوگ بھی جنھوں نے قبروں کومسجدیں بنالیا) اسے مسند احمد نے روایت کیا ہے دیکھیں مسنداحمد (405/1) اوربخاری نے اسے تعلیقا روایت کیا ہے دیکھیں : صحیح بخاری کتاب الفتن باب ظھورالفتن حدیث نمبر (7067) اور صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر (2949) لیکن اس میں قبروں کومسجدیں بنانے کا ذکر نہیں ہے ۔

ابومرثد غنوی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے سنا :

(قبروں پرنہ بیٹھا کرواورنہ ہی ان کی جانب رخ کرکے نمازادا کیا کرو) صحیح مسلم حدیث نمبر (972) ۔

اورابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قبرستان اور بیت الخلاء کے علاوہ ساری روئے زمین مسجد ہے) مسند احمد (83/3) سنن ترمذي حديث نمبر (317) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (320/1) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اورانس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے مابین نمازادا کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ دیکھیں : ابن حبان حدیث نمبر (1698) ھیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (27/2) میں کہا ہے کہ اس رجال صحیح کے رجال ہیں ۔

اورقبروں پرسجدہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ کام توجاھلیت کی بت پرستی ، اورفکری شذوذ ، کم عقلی میں شامل ہوتا ہے ، اسی طرح ان قبروں کی زیارت کرنے والے اورکسی دوسرے شخص کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ ان کے ساتھ اپنے جسم کا کوئی حصہ یا کپڑے وغیرہ لگا کریا اسے چوم کراوراسے ہاتھ پھیر کرتبرک حاصل کرے ، یا پھر قبر کی مٹی پرلوٹ پوٹ ہوکرشفایابی چاہتا ہویا وہاں سے کچھ حاصل کرکے اس سے غسل کرے یہ سب کچھ ناجائز ہے ۔

اسی طرح قبروں کی زیارت کرنے والے یا کسی دوسرے شخص کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ اس قبر کی مٹی میں وہ اپنے بال یا بدن کی کوئی چیزیا پھر کپڑا وغیرہ دفن کرے یا پھر وہاں اپنی تصویر وغیرہ رکھ تبرک حاصل کرے ، اوراسی طرح وہاں پیسے یا کھانے کی کوئی چیز مثلا دانے وغیرہ بھی پھینکنا صحیح نہیں ہے ، لھذا جو شخص بھی ان افعال میں کوئی بھی فعل کرے اس پر ایسے عمل

سے توبہ واستغفار کرنی اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عہد کرنا واجب ہے۔

اوراسی طرح قبر کو خوشبو لگانا بھی ناجائز ہے، اور اللہ تعالی کو قبروں والوں کی قسم دینا، اور اللہ سبحانہ وتعالی سے ان قبروں والوں کے واسطہ اوران کے شرف ومرتبہ کے ذریعہ سوال کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ تو حرام توسل وسیلہ اور شرکیہ وسائل میں شامل ہوتا ہے۔

اسی طرح قبروں کو اونچا اور پختہ بنانا اوران پر عمارت تعمیر کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ قبروں کی تعظیم اوراس کی وجہ سے فتنہ وفساد میں پڑنے کا وسیلہ ہے، اوراسی طرح اگر کسی شخص کے بارہ میں یہ معلوم ہوجائے کہ وہ یہ مخالفات کا ارتکاب کرے گا تو اس شخص کو ان مخالفات میں استعمال ہونے والی اشیاء مثلا کھانا، خوشبو وغیرہ کی فروخت ناجائز ہے۔

اسی طرح فوت شدگان سے استغاثہ ومدد یا ان سے استعانت وتعاون مانگنا یا فقروفاقہ اورشدید تکلیف اور مصائب میں ان سے سوال کرنا، اوران سے نفع وحاجات طلب کرنا یہ سب کچھ شرک اکبر مخرج عن الملۃ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کرکے بت پرستوں میں شامل کردیتا ہے، کیونکہ مصیبتوں سے نجات دلانے والا، غموں کو دور کرنے والا اور فکروں سے نجات دینے والا تو صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

.{یہی ہے اللہ جو تم سب کا پروردگار ہے اسی کی سلطنت وبادشاہی ہے، جنہیں تم اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں، اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریادرسی نہیں کرسکتے، بلکہ روز قیامت تو وہ تمہارے اس شرک کا صاف انکار کرجائیں گے، اور آپ کو کوئی بھی حق تعالی جیسا خبردار خبریں نہیں دے گا}.فاطر(13-14)۔

اور اللہ جل جلالہ ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:

.{کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کرسکتے ہیں، اور نہ ہی بدل سکتے ہیں، جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوجائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اوراس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی ہی چیز ہے}.الاسراء(56-57)۔.